ہفتہ | 6-جولائی 1996ء | احمدی ... تعلیم و ... بیت کے ...

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 152 | ہفتہ 19 صفر 1417ھ 6 وفا 1375ہش 6 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل گلوبل بیم پر

لندن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل نے ترقی اور کامیابی کی ایک نئی منزل ... ہے۔ جمعہ 5-جولائی 1996ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق صبح 4 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات مواصلاتی سیاروں کے رابطے کے سب سے زیادہ جدید اور ترقی یافتہ نظام "گلوبل بیم" کے ذریعے اپنی نشریات دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کر رہا ہے۔

اتوار 7-جولائی 1996ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام 7 بجے سے رات 11 بجے تک گلوبل بیم پر نشریات شروع ہونے کے افتتاح کی تقریب لندن سے براہ راست LIVE نشر ہوگی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس موقع پر خطاب فرمائیں گے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گلوبل بیم پر ویڈیو فریکوئنسی 973 (Pace کے ریسیور پر 177ء4) اس کی ڈائریکشن 57 ڈگری ایسٹ اور اندازاً 48 ڈگری ایلیویشن (اس وقت 66 ڈگری ایسٹ اور 51 ڈگری ایلیویشن ہے) اس کا طریق یہ ہے کہ آپ اپنی ڈش کے پیچھے کھڑے ہو کر ڈش کو 3-2 انچ دائیں گھمائیں اسی طرح ڈش کو قریباً 2 انچ نیچے کر دیں۔ (یہ اندازاً بتایا جا رہا ہے) تیکنیکی اصطلاح میں پہلے اس کی Polarity رائٹ ہینڈ سرکلر تھی اب لیفٹ ہینڈ سرکلر ہے۔

اگر آپ کی LNB کے اندر ایک ٹانگلون کی ٹکی لگی ہوئی ہے جسے عام طور پر بسکٹ کہا جاتا ہے تو اس کا رخ اگر وہ پہلے شمالاً جنوباً تھا تو اب شرقاً غرباً کر دیں اور اگر پہلے شرقاً غرباً تھا تو اب شمالاً جنوباً کر دیں۔ یعنی اس بسکٹ کو گھما کر پہلے سے الٹ سمت میں کر دیں۔ لیکن خیال رہے کہ صرف بسکٹ کا رخ بدلنا ہے LNB کا رخ نہ بدلے۔

ضروری اطلاع احمدیہ ٹی وی کے ناظرین یہ نوٹ کر لیں کہ جس سابق ڈائریکشن پر پروگرام آرہے ہیں۔ یہ 12- جولائی تک آتے رہیں گے۔ اس کے بعد پرانی ڈائریکشن پر پروگراموں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ یعنی 12- جولائی 1996ء تک پرانی اور نئی دونوں سمتوں پر پروگرام آتے رہیں گے اس لئے ناظرین کرام 12- جولائی سے پہلے پہلے نئی سمت پر اپنی ڈشیں سیٹ کر لیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے نظام کو جماعت احمدیہ اور تمام دنیا کے لئے بے حد کامیاب کرے اور احمدیہ ٹیلی ویژن کو نت نئی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

احباب جماعت کی خدمت میں احمدیہ ٹیلی ویژن کی ترقی کی اس نئی جہت پر صمیم قلب سے مبارک باد پیش ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھنا چاہئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے۔ ایک ہی بیماری میں باریک در باریک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے انسان بڑا کمزور ہے۔ غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ اکثر اوقات تشخیص میں ہی غلطی ہو جاتی ہے اور اگر تشخیص میں نہیں ہوتی تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے۔ غرض انسان نہایت کمزور ہستی ہے غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہی چاہئے۔ اس کے فضل کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دافع بلیات تو صرف خدا تعالیٰ ہے۔ ہندو تو پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔ کبھی نہ کبھی خیال آ ہی جاتا ہو گا کہ اپنے ہی ہاتھوں سے انہیں بنایا ہے اور پھر انہیں کی پوجا کی جاتی ہے۔ مگر اسباب کی پرستش کرنے والے ان سے بھی زیادہ مشرک ہوتے ہیں۔ نیچری وغیرہ جو اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ جو اپنی علمیت دولت پر گھمنڈ کرتے ہیں وہ خطرناک مقام پر ہوتے ہیں۔ ہاں اسباب کا تلاش کرنا منع نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 279)

قدوس خدا سے تعلق قائم کرنا ہے تو خود بھی پاک ہو جاؤ

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

متقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایمان سچا ایمان ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں اور پھر اس پر اعمال بھی نیک ہوں۔ ایمان کے اصول صاف ہیں۔ قدوس اور پاک خدا۔ قدوسیت چاہتا ہے۔ ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھ ملے اور تعلق پیدا کرے۔ پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔ پس اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔ جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں۔ سوچو اور غور کرو کہ تقویٰ کے سوا فائدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں اس بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہی نیکی نہیں بلکہ سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے۔ تمام رحمتوں۔ بزرگیوں اور سچائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔

خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی۔ نیکی اور سلوک کرنے میں (صاحب ایمان) اور (منکر) کی قید اٹھا دو۔ اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔

(از خطبہ 27-جنوری 1996ء)

ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں میں گذارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6- وفا 1375 ہش　　6 - جولائی 1996ء

بندے کا خدا سے رشتہ

ہم سب کو اپنی توجہ بار بار اس بات کی طرف مبذول کروانے کی ضرورت ہے کہ نیکی اور گناہ کی کنہ کیا ہے۔ نیکی کس طرح کی جاسکتی ہے اور نیکی کی طرف میلان کے اسباب کیا ہیں۔ گناہ کس طرح سرزد ہوتا ہے اور گناہ کے ازالے کے لئے کیا کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو بار بار یہ بات یاد نہ دلاتے رہیں تو یقیناً بھول چوک ہے۔ البتہ طور پر بھی جو نیکی کی جاسکتی تھی اس کے نہ کرنے کا امکان ہے۔ اور گناہ سے جس طرح بچنے کی ضرورت تھی اس سے بھی انسان پوری طرح نکل نہیں پاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک نیکی کا تعلق ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی صحیح معنوں میں پیروی کا نام ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام سے گریز اور ان سے دوری ہم سے گناہ سرزد کرواتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہوتا اس لئے ہے کہ بعض اوقات انسان خدا تعالیٰ سے اپنے رشتہ اور تعلق کو بھول جاتا ہے۔ جونہی وہ یہ بات بھولتا ہے اس کے ذہن سے یہ بات محو ہو جاتی ہے کہ نیکی خدا کے احکام کی پیروی ہے اور برائی ان سے گریز۔ اور پھر وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ اس لئے درست نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی نہیں ہوتی۔ اگر انسان خدا تعالیٰ سے اپنے رشتے کو یاد رکھے تو یقیناً وہ ہمیشہ سیدھی راہ پر رہے۔ جہاں تک اس رشتہ کو یاد رکھنے کا تعلق ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"بندے کا اپنے پیدا کرنے والے رب سے ایک ایسا رشتہ ہے جسے اکثر لوگ بھول جاتے ہیں۔ جو یاد رکھتے ہیں وہ بھی کبھی تو یاد رکھتے ہیں اور کبھی بھول جاتے ہیں۔ انسان کا اپنے رب کریم سے جو رشتہ ہے اگر انسان کو وہ ہر وقت یاد رہے تو ہر قسم کی برائیوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں سے بچنے کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے... تمہارا رب تمہیں تمہارے نفسوں کو، تمہارے ظاہر و باطن کو، تمہارے اندرونے کو، تمہارے خیالات کو، تمہاری خواہشات کو، تمہارے منصوبوں کو، اور اسی طرح جب تم دوسروں سے چالاکیاں کرنے لگتے ہو تو تمہاری ان چالاکیوں کو سب سے بہتر جانتا ہے۔ یہ ایک بڑا اہم رشتہ ہے جو ایک بندے کا اپنے رب سے ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص یہ جانتا ہوا کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے۔ اور وہ میری نیکی کی جزاء اور برائی کی سزا دینے پر قادر ہے۔ برے راستے پر نہیں چل سکتا۔ جب ہم یہ بات بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ظاہر و باطن کو جانتا ہے بلکہ ہمارے خیالات بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ہمارے دل میں جو خواہشات پیدا ہوتی ہیں اور ہم چپ چاپ جو منصوبے بناتے ہیں ان باتوں سے خدا واقف ہے تو ہم یقیناً ان سب باتوں کو صحیح راستے پر رکھیں گے۔ ان میں سے کسی بات کو بھی غلط کام کے لئے استعمال نہیں کریں گے اور جب غلط کام کے لئے استعمال نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم سے نیکیاں ہی نیکیاں سرزد ہوں گی۔ اپنی ذات کے لئے بھی اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی۔ ہم نہ کسی کی برائی چاہیں گے نہ کسی سے برا سلوک کریں گے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر جس کے ساتھ بھی کوئی اچھائی کر سکیں گے وہ کر کے خوش ہوں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔

پس حضرت صاحب نے انسان اور خدا کے جس رشتے کی طرف توجہ دلائی ہے وہ ہمیں ہر وقت یاد رکھنا چاہئے ہر بات اور ہر کام اس رشتے کے واسطے سے ہونا چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری اپنی زندگی بھی بہتر ہو سکتی ہے اور ہم دوسروں کو بھی بہتر طریق پر جینے کا حق دے سکتے ہیں۔ ان کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اُس سے اپنے اِس رشتہ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

دونو جہاں کو ذوقِ قناعت پہ وار کے
تسخیرِ کائنات کی راہوں پہ چل کے دیکھ
چوٹی پہ اپنی جگہ بنانے کے واسطے
تُو عاجزی سے اپنی انا کو مسل کے دیکھ

ابو الاقبال

پھر دکھا دے مجھے مولا مرا شاداں ہونا
صحنِ خانہ کا مرے رشکِ گلستاں ہونا

اُن کے آتے ہی مرے غنچۂ دِل کا کِھلنا
اِس خزاں کا مری صد فصلِ بہاراں ہونا

خلقتِ انس میں ہے اُنس و محبت کا خمیر
گر محبت نہیں بیکار ہے انساں ہونا

قابلِ رشک ہے اس خاک کے پتلے کا نصیب
جس کی قسمت میں ہو خاکِ درِ جاناں ہونا

رو کے کہتی ہے زمیں گر نہ سنے نامِ خدا
"ایسی بستی سے تو بہتر ہے بیاباں ہونا"

فعل دونوں ہی نہیں شیوۂ مردِ مومن
رونا تقدیر کو تدبیر پہ نازاں ہونا

للہ الحمد چلی رحمتِ باری کی نسیم
دیکھنا غنچۂ دل کا گلِ خنداں ہونا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ سرٹیفکیٹس (نقول) اور صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 جولائی 1996ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

نام آسامی سرجیکل رجسٹرار تعداد 1
گریڈ 3804-258-6900 500NPA
مہنگائی الاؤنس 500

ویمن میڈیکل آفیسر (میڈیسن) تعداد 1
گریڈ 3804-258-6900 500NPA
مہنگائی الاؤنس 500

ڈینٹل سرجن تعداد 1
گریڈ 3804-258-6900 500NPA
مہنگائی الاؤنس 500

فی میل سٹاف نرس (کوالیفائیڈ) تعداد 5
گریڈ 3790-78-2230 مہنگائی الاؤنس 500 یا
(1000 روپے بالمقطع ماہوار الاؤنس - نرس آسامیوں کے لئے میٹرک فسٹ ڈویژن پاس طالبہ انڈر ٹریننگ۔ سٹاف نرسز کے لئے درخواستیں دے سکتی ہیں۔)

لیبارٹری ٹیکنیشن تعداد 1
گریڈ 3400-66-2080 مہنگائی الاؤنس 500

ڈسپنسر تعداد 1
گریڈ 3220-60-2020 مہنگائی الاؤنس 500

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

میں نے اس سے پہلے خطبہ میں بتایا تھا کہ ہماری ساری جماعت کو یہ عہد کر لینا چاہئے کہ وہ محنت سے کام کرے گی اور عقل سے محنت کرے گی اور پھر اپنے آپ کو ہر کام کے نتیجہ کا ذمہ دار قرار دے گی۔ یہ ہیں تو ایک ہی چیز کے تین حصے لیکن یہ تین درجے ہیں۔ اول یہ کہ محنت سے کام کیا جائے۔ لیکن صرف محنت کے ساتھ کوئی کام مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک محنت عقل سے نہ کی جائے۔ اور عقل سے محنت کبھی نہیں کی جاسکتی جب تک کہ انسان اپنے آپ کو نتائج کا ذمہ دار قرار نہ دے۔ اگر کسی کا دل یہ محسوس کرتا ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ قوم کے سامنے ہزار بہانے بنا سکتا ہے اگر کسی شخص کو یہ یقین ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ اپنی عزت بچا سکتا ہے اور اپنی شہرت اور مقام کو محفوظ رکھ سکتا ہے تو وہ یقیناً پوری محنت نہیں کرے گا۔ لیکن کسی کام کو محنت سے کرنے کے بڑے بڑے (Incentive) یعنی محرک اور اسباب دنیا میں یہی ہوتے ہیں کہ انسان جانتا ہے کہ اس کام کے نتیجہ میں وہ سرخروئی حاصل کرے وہ اپنی قوم اور اپنے مالک کے سامنے سرخروئی حاصل کرے۔ اور ارد گرد کے لوگوں میں عزت حاصل کرے۔ اگر یہ محرک نکال دو تو باوجود ناکامی کے اس چیز کا کوئی اور سبب قرار دو تو انسان محنت نہیں کرے گا۔ وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آگ دی گئی ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انبیاء اور مصلح اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدائشی طور پر ایک آگ لے کر آتے ہیں۔ انہیں کسی کے سکھانے اور تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے اندر ایک آگ ہوتی ہے۔ جس کے ذریعے وہ دنیا کے اندر ایک تغیر پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ انقلابی وجود بنا دیا۔ یا جنہیں خدا تعالیٰ نے آگ دے دی تو دے دی۔ لیکن اگر کسی کو دنیا میں تربیت سے انقلابی وجود بنانا ہو تو وہ بغیر کسی ذریعے کے نہیں بن سکتا۔ اور وہ ذریعہ انسانی قانون میں یہ ہے کہ انسان کے اندر یہ احساس ہو کہ اگر اس کی محنت بار آور ہو تو وہ عزت پا جائے گا۔ وہ سرخروئی حاصل کرے گا۔ اور اگر ناکام رہا تو قوم اس کی زبان کے سارے بہانے رد کر دے گی۔ اور کہے گی یہ شخص کذاب ہے۔ اس نے ہماری قوم کا بیڑا غرق کیا۔ جس شخص کے اندر یہ احساس موجود ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے گا۔ جس شخص کے اندر یہ احساس نہیں وہ جانتا ہے کہ میری قوم بیوقوف ہے اور اپنی ناکامی کی صورت میں وہ اسے دھوکا دے سکتا ہے یا اس کی قوم میں بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو سستی تعریف حاصل کرنے کے عادی ہیں۔ اگر ناکامی کی صورت میں قوم نے اسے سزا دی تو اس قسم کے لوگ ان کی سفارش لے کر افسران بالا کے پاس چلے جائیں گے۔ اب اگر وہ لوگ دیانت دار ہیں اور سفارش کرنے والے بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اس قسم کی سفارشات کو رد کر دیں گے۔ اور قومی مفاد کو انفرادی مفاد پر ترجیح دیں گے۔ تو پھر بھی سفارش کرنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بات تو افسر نے تو ماننی ہی نہیں ہاں اگر ہم سفارش لے کر اس کے پاس چلے جائیں گے تو ہم لوگوں میں مقبول ہو جائیں گے لیکن اگر وہ بد دیانت ہیں تو یقیناً اس قسم کے طرز عمل سے قوم کا بیڑا غرق ہو جائے گا کیونکہ جب بھی کسی فرد کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ کام کا نتیجہ ان کی طرف منسوب نہیں ہو گا بلکہ وہ ناکامی کی صورت میں نتیجہ کو خدا تعالیٰ یا پھر قسمت کی طرف منسوب کر دیں گے اور اس طرح ان کی پردہ پوشی ہو جائے گی تو پوری جدوجہد کا احساس کبھی بھی ان میں پیدا نہیں ہو گا۔

پس جماعت یہ فیصلہ کرے کہ اس نے محنت کرنی ہے اور پھر محنت صحیح کرنی ہے اور پھر وہ یہ فیصلہ بھی کر لے کہ اگر اس کے کسی کام کا نتیجہ خراب نکلا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ جدوجہد صحیح طور پر نہیں ہوئی۔ یہ کہہ دینا کہ ایسا خدا تعالیٰ نے کیا ہے اول درجہ کا جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کام کا خراب نتیجہ نہیں نکالتا۔ اگر اس کے کام کا خراب نتیجہ نکلا ہے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اگر تم ایسا کر لو تو تمہارے اندر ایک امنگ اور ولولہ پیدا ہو جائے گا۔ تمہاری جدوجہد بہت تیز ہو جائے گی۔ یورپ اور امریکہ کیوں ترقی کر رہے ہیں حالانکہ وہ خدا تعالیٰ کے عملاً یا کچھ قولی منکر ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ اول تو وہ محنت سے کام کرتے ہیں اور پھر ناکامی کی صورت میں نتیجہ کی ذمہ داری کسی اور پر نہیں ڈالتے۔ اگر خدا تعالیٰ انسان کے عمل کے بغیر کام کر دیا کرتا تو امریکہ اور یورپ والے کیوں کامیاب ہوتے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرتا۔ ان کی مدد نہ کرتا۔

مجھے ہمیشہ حیرت آتی ہے ان لوگوں پر جو میرے پاس شکائتیں لے کر آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ ہم کیا کریں۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ تم اس بات پر کیوں غور نہیں کرتے کہ لوگ تمہاری کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ اگر وہ اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ تمہارے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ تم دین حق کے دشمن ہو تو اس مخالفت کو دور کرنے اور ان کو اپنے دوست بنانے کے دو ہی طریق ہو سکتے ہیں۔ یا تو تمہیں اپنے دعویٰ احمدیت کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور تمہیں بھی ویسا ہی بننا پڑے گا جیسے تمہارا مخالف ہے۔ پھر بے شک وہ تمہاری طرف محبت کا ہاتھ بڑھا کر کہے گا کہ ہاں ہم دونوں ایک جیسے ہیں۔ اور یا پھر تمہیں کوشش کر کے اس کو بھی اپنا جیسا بنانا پڑے گا۔ اور درست طریق یہی ہے کہ تم اسے بھی اپنے اندر شامل کرنے کی کوشش کرو۔ اس صورت میں بھی وہ تمہاری طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر کہے گا کہ یہ میرا محسن ہے اور تمہاری آپس کی مخالفت ختم ہو جائے گی۔ لیکن اگر تم اس طریق کو اختیار نہیں کرتے اور یہ شور مچاتے چلے جاتے ہو کہ لوگ ہمارے دشمن ہیں تو اس سے زیادہ بے وقوفی کی علامت اور کیا ہو سکتی ہے اگر تم نے احمدیت کو سمجھا ہے اور اگر تم نے احمدیت کے مغز کو حاصل کیا ہے۔ تو تمہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ سوائے اس کے کوئی شخص سچائی کی تحقیق کر رہا ہو اور اس پر ایک حد تک سچائی کھل چکی ہو یا سوائے ان کے جو مادر پدر آزاد ہوتے ہیں وہ دین حق کے پیروکار کہلاتے ہیں مگر وہ ایسے نہیں ہوتے۔ عیسائی کہلاتے ہیں مگر عیسائی نہیں ہوتے۔ یہودی کہلاتے ہیں مگر یہودی نہیں ہوتے۔ ہندو کہلاتے ہیں مگر ہندو نہیں ہوتے۔ باقی کسی انسان سے تمہارا یہ امید کرنا کہ جس عظیم الشان کام کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو اس میں تمہاری کوئی مخالفت نہ کرے ایک بالکل احمقانہ اور مجنونانہ خیال ہے۔ یہ مخالفت اسی صورت میں ختم ہو سکتی ہے جب تم ان کو اپنا دوست بنا لو۔ اور وہ دوست اسی صورت میں بن سکتے ہیں جب تم ان کی غلط فہمیوں کو دور کر دو۔ اور انہیں (دین حق) اور احمدیت کی برکات سے روشناس کرو۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ اور اس خیال میں مت رہو (خصوصاً میں زمینداروں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں) کہ فلاں مشکل پیدا ہو گئی ہے۔ کسی آدمی کو قادیان بھیجا جائے جو کسی ناظر سے ملے۔ ناظر خدا نہیں۔ میں خدا نہیں۔ جب خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ جو لوگ اس کے دین کی خدمت کے لئے کھڑے ہوں گے۔ انہیں ابتلاؤں اور امتحانوں کی بھٹی میں سے گزرنا پڑے گا۔ تو کوئی انسان تمہاری کیا مدد کر سکتا ہے۔ اگر تم آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ آرام سے زندگی بسر کرنے والوں کے لئے احمدیت میں کوئی جگہ نہیں۔ کیونکہ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ اپنے عقائد کو ترک کر کے اور مداہنت سے کام لے کر دنیا میں صلح کر لو۔ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ گاؤں کے چند نمبردار اس کا اقرار کر لیں اور وہ تمہیں دکھ نہ دیں۔ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ چند بڑے بڑے چوہدری اس کی صداقت کا اقرار کر لیں

پس یہ چیزیں حقیقت ہی کیا رکھتی ہیں جو ان کی طرف توجہ کی جائے۔ جس دن یہ آگ تم میں پیدا ہو گئی تم اپنے آپ کو مضبوطی میں ایک پہاڑ محسوس کرو گے۔ لیکن جب تک یہ آگ تم میں پیدا نہیں ہو گی تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش رہو گے جیسے بیمار مر رہا ہوتا ہے تو وہ افیون کی گولی کھا لیتا ہے۔ افیون کی گولی سے بے شک اس کا درد کم ہو جائے گا۔ مگر اسے آرام نہیں آئے گا۔ اس کے مقابلہ میں عقلمند انسان افیون نہیں کھائے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ میں درد برداشت کر لوں گا۔ مگر صحیح رنگ میں اپنا علاج کرواؤں گا۔ اس صورت میں وہ بچ بھی جائے گا۔ پس ان چھوٹے جھگڑوں کی پرواہ مت کرو۔ تم کو خدا نے عظیم الشان کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ مگر تمہاری مثال بعض دفعہ ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے مشہور ہے کہ کشمیر کے مہاراجہ نے ڈوگروں کی فوج کے علاوہ ایک دفعہ کشمیریوں کی بھی فوج بنا دی مگر اس سے مراد وہ کشمیری نہیں جو پنجاب میں رہتے ہیں اور جو ہر لڑائی میں جھنڈا لے کر آگے آ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب میں آکر کشمیری بہادر ہو جاتے ہیں اور کشمیر میں پنجابی جا کر بزدل ہو جاتا ہے۔ بہرحال مہاراجہ نے کشمیریوں کی بھی ایک فوج تیار کی۔ ایک دفعہ سرحد پر لڑائی ہوئی اور برطانیہ کو مختلف راجوں مہاراجوں نے اپنی اپنی ریاستوں کی طرف سے فوجی امداد دی۔ کشمیر کے مہاراجوں نے بھی اسی فوج کو سرحد پر جانے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ تم اچھی طرح لڑو گے۔ سالہا سال تم ہم سے تنخواہ لیتے رہے ہو۔ اب حق نمک ادا کرنے کا وقت آیا ہے۔ اس لئے تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم اس نازک موقعہ پر اپنے فرائض کو عمدگی سے سرانجام دو گے۔ کشمیریوں نے جواب دیا سرکار ہم نمک حرام نہیں ہم خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔ مگر (جناب) کے خادم سپاہی ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ لڑائی کا موقعہ تھا اور مہاراج ان کو خوش کرنے لئے تیار تھا اس نے سمجھا اگر یہ راشن بڑھانے کا مطالبہ کریں گے تو راشن بڑھا دوں گا۔ تنخواہ میں زیادہ کا مطالبہ کریں گے تو تنخواہ زیادہ کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے کہا بتاؤ کیا کام ہے۔ کشمیری کہنے لگے (جناب) ہم نے سنا ہے پٹھان ذرا سخت ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ پہرا ہونا چاہئے گویا وہ جان دینے کو تیار ہیں لڑائی پر جانے کے لئے آمادہ ہیں مگر کہتے ہیں کہ پٹھان ذرا سخت ہوتے ہیں ساتھ پہرا ہونا چاہئے۔

ایک اچھی بات

بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم، تکبر، خود پسندی، دوستوں کو ایذا دینے، اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء

جن سے مجھے ملاقات اور زیارت کا شرف ملا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ کی تربیت اخلاق فاضلہ اور دعاؤں نے انہیں نگینے بنا دیا تھا وہ پیار و محبت کے پیکر تھے۔ وہ بہت ہی خوش بخت تھے جنہیں یہ سعادت نصیب ہوئی۔

چند دنوں سے خیال پیدا ہوا کہ ان رفقاء کرام کی فہرست تیار کروں جن کی مجھے زیارت نصیب ہوئی جن سے ملاقاتیں ہوئیں میں اور وہ جن کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا۔

(1) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام الثانی متعدد بار آپ سے مصافحہ کرنے کا موقع ملا۔ انگلستان سے واپسی کے بعد اکتوبر 1958ء میں جب آپ جابہ ضلع خوشاب میں مقیم تھے ملاقات کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ یہ ملاقات قریباً بیس پچیس منٹ کی تھی جس کے دوران آپ نے میری تعلیم میرے والدین اور بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں گفتگو فرمائی۔ وہ میری زندگی کے یادگار لمحات تھے۔ آپ کی خدمت میں باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا۔

(2) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنے انگلستان کے تین سالہ قیام کے دوران آپ کی خدمت میں باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا۔ آپ میرے ہر خط کا جواب دیتے تھے جو دعاؤں اور قیمتی نصائح پر مبنی ہوتے تھے اکتوبر 1958ء میں جابہ ضلع خوشاب میں آپ سے تفصیلی ملاقات کا شرف حاصل ہوا جب کبھی ربوہ جانے کا موقعہ ملتا میں آپ کی خدمت میں حاضری دیتا تھا۔ نہایت ہی پیاری اور پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔

(3) حضرت مفتی محمد صادق صاحب آپ کو صرف دیکھا تھا

(4) حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ میں ان کے دولت خانہ پر چند مرتبہ ملاقات کے لئے حاضر ہونے کا موقعہ ملا ہمیشہ مسکراتے ہوئے چہرہ سے نہایت تپاک سے ملتے تھے جب کبھی بھی دعا کے لئے عرض کرتا تھا تو فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں دعا کے لئے بھی خط لکھا کرتا تھا۔ جواب اپنے ہاتھ سے تحریر فرماتے تھے

(5) حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کئی مرتبہ ربوہ میں ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کرنے کی سعادت ملی۔ پرمعنی اور دلچسپ گفتگو فرماتے تھے اکثر ان کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا۔

(6) حضرت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب آپ میری اہلیہ شیریں حمید صاحبہ کے بڑے ماموں تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے حضرت امام الثانی کے بطور پرائیویٹ سیکرٹری فرائض سرانجام دیئے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے نائب امیر بھی رہے۔ بہت ہی دلکش شخصیت کے مالک تھے۔ ہنس مکھ اور بہت مہمان نواز تھے۔

(7) حضرت مولوی عبدالواحد صاحب کراچی میں رہائش پذیر تھے۔ میری جب پہلی مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی تو اس وقت ان کی عمر تقریباً سو سال تھی۔ میں اکثر انہیں اپنے غریب خانہ پر مدعو کرتا تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ عصر کی عبادت کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیت مبارک قادیان میں تشریف فرما تھے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ (میرے) نانا جان حضرت حافظ نبی بخش صاحب گھسٹتے گھسٹتے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیچھے چلے گئے اور انہوں نے (میرے نانا جان) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دستار مبارک کا پلو پکڑ کر اپنی آنکھوں پر ملنا شروع کر دیا۔ بعد میں میں نے ان سے پوچھا کہ حافظ جی آپ یہ کیا کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں خراب ہو گئی ہیں میں بہت علاج کرایا ہے آرام نہیں آ رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ خبر نہیں وہ بادشاہ کب آئیں گے جنہوں نے "آپ" کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنی ہے ممکن ہے کہ ان پاک کپڑوں کو اپنی آنکھوں پر لگانے سے وہ ٹھیک ہو جائیں" حضرت مولوی صاحب نے بتایا کہ اس کے بعد حافظ صاحب کی آنکھیں ان کی وفات تک خراب نہیں ہوئیں۔ میں اکثر ان کی خدمت میں دعا کے لئے بھی خط لکھا کرتا تھا۔ نہایت ہی محبت سے ملتے تھے۔ انہوں نے غالباً ایک سو دس سال کی عمر میں وفات پائی تھی

(8) حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ 1969ء میں مجھے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا موقع ملا۔ وہاں آپ سے کئی مرتبہ ملاقات کرنے کی سعادت ملی۔ آپ سے پہلی ملاقات بیت مبارک قادیان کے باہر ہوئی تھی۔ جب میں نے اپنے والد صاحب حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے حوالہ سے اپنا تعارف کرایا تو مجھے معانقہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد میں نے دعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے مخصوص آواز میں فرمایا "پس تم مجھے یاد رکھو میں (بھی) تمہیں یاد کرتا رہوں گا" کا کیا مطلب ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں سمجھ گیا ہوں۔ اگر اللہ نے چاہا تو میں بھی آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔

(9) حضرت حکیم دین محمد صاحب آپ میرے بہنوئی ملک بشیر احمد خان کراچی کے چچا تھے آپ سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی

(10) حضرت اخوند محمد اکبر صاحب آپ کا وطن ڈیرہ غازی خان تھا۔ اپنی ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد قادیان میں سکونت اختیار کی۔ تقسیم ملک کے بعد آپ ملتان شہر میں آباد ہو گئے ان دنوں میرے والد صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان تھے۔ آپ سے اکثر ملاقات ہوتی تھی۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم اخوند فیاض احمد صاحب وفات یافتہ حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور کے صدر رہے انہوں نے کراچی میں بھی خدمات سرانجام دی تھیں

(11) حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر المال ربوہ میں اکثر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ بہت محبت اور پیار سے ملتے تھے

(12) حضرت عبدالحمید خان صاحب کاٹھ گڑھی تقسیم ملک کے بعد تھل میں آباد ہوئے صرف ایک مرتبہ ملاقات ہوئی تھی تاہم ان کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا۔

(13) حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سب سے پہلے آپ کی زیارت اس وقت نصیب ہوئی جب آپ تقسیم ہند سے پہلے ملتان میں قیام پذیر تھے (اپنی ملازمت کے سلسلے میں) انہیں دنوں حضرت امام الثانی نے سندھ جاتے ہوئے یا سندھ سے واپسی پر آپ کے ہاں قیام فرمایا تھا۔ حضرت مرزا مظفر احمد صاحب اور پیر صلاح الدین صاحب بھی انہی دنوں ملتان میں ملازمت کرتے تھے۔

(14) حضرت چوہدری چھجو خان صاحب آف سڑوعہ ضلع ہوشیار پور آپ میرے استاد مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کے والد ماجد تھے۔ آپ دراز قد اور بارعب شخصیت کے مالک تھے آپ سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔

(15) حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب آپ سے متعدد بار ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک مرتبہ آپ نے احمدیہ ہال کراچی میں اپنی تقریر میں نوجوانوں کو داڑھی رکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ آپ کی تقریر سے متاثر ہو کر میں نے داڑھی رکھ لی تھی۔ میں کبھی کبھی آپ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا۔

(16) حضرت میاں نذیر حسین صاحب ابن حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کو ایک مولوی صاحب کے کہنے پر ان کے شاگردوں نے انہیں زدوکوب کرنے کے بعد پانی کے تالاب میں پھینک دیا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ رنگ میں محفوظ رکھا ہے۔ کئی مرتبہ آپ سے ملاقات ہوئی۔

(17) حضرت حافظ رمضان علی صاحب آپ نے 41 سال کی عمر میں بیعت کی۔ آپ ریلوے کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد جھنگ شہر میں مقیم ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے کلام الٰہی کو حفظ کیا تھا۔ آپ جھنگ شہر کی جماعت احمدیہ کی بیت میں امامت کراتے تھے۔ آپ میرے والد صاحب کے دوست تھے۔ نہایت ہی شفیق بزرگ تھے۔

(18) حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہے

(19) حضرت سید زین العابدین شاہ صاحب آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔

(20) حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب آپ حضرت میاں چراغ دین و میاں معراج دین کے بھائی حضرت میاں سراج دین صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ کی نواسی عزیزہ شاہدہ میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد عبدالماجد وی آنا آسٹریا کی اہلیہ تھیں آپ سے کئی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل ہے

(21) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری آپ جب کبھی کراچی اپنے بیٹے مکرم مسعود احمد خورشید صاحب کے ہاں تشریف لاتے تو آپ کی پاک صحبت میں حاضر ہونے کا موقع ملتا۔ جب حضرت امام الثالث نے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی

نذر حسین

آج سے پورے چونتیس برس پہلے یعنی 1962ء میں جناب نواب عباس احمد خان صاحب ابن نواب عبداللہ خان صاحب (وفات یافتہ) نے غلہ منڈی قائد آباد تھل حالیہ ضلع خوشاب میں ریشم کے کپڑے بنانے کے لئے بعض بجلی سے چلنے والی مشینیں نصب کردیں اور خود اپنے کاروبار کی نگرانی کی غرض سے وہاں کئی مرتبہ تشریف لے گئے اور وہاں کے احمدی احباب سے متعارف ہوئے۔ قائد آباد میں کوئی مقامی احمدی نہ تھا چند مخلص احباب محکمہ ترقیاتی تھل کے ملازم تھے اور ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی کیونکہ ملازم کو دیگر مقامات پر بھی تبدیل کیا جاتا ہے۔ جماعت کی حالت کچھ زیادہ تسلی بخش نہ تھی محترم نواب عباس احمد خان صاحب نے اس کمی کو خاص طور پر محسوس کیا اور ان چند احباب کی تربیت اور روحانی راہنمائی کی غرض سے مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی ابن حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو نظامت وقف جدید سے بطور معلم قائد آباد مقرر کیا اور یوں بہت بڑے ثواب کے حصہ دار بنے اور ان کا جو بھی ماہوار وظیفہ تھا وہ بھی نواب صاحب اپنی گرہ سے ادا کرتے تھے۔ ان دنوں عبادات کی ادائیگی چوہدری رشید احمد صاحب گورایا جو وہاں کی مقامی ورکشاپ میں ہیڈ کلرک تھے کے کوارٹر میں ہوتی تھی جمعہ اور مغرب کی عبادات اکٹھے احباب ادا کرتے تھے باقی اپنے ٹھکانوں پر ہی ادا کرتے تھے۔ حالات کچھ بدلے اب کچھ یاد نہیں آرہا کہ کیوں چند ماہ کے بعد عبادات کی ادائیگی کا انتظام خاکسار نے اپنے کوارٹر پر کرلیا اور ایک کمرہ اس غرض کے لئے مخصوص کیا جس میں ہمہ وقت چٹائیاں بچھی رہتیں اور ہاتھ سے ہلانے والے پنکھے اور الفضل کا تازہ پرچہ اس کمرہ کی زینت ہوتا۔

مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی کی رہائش کا انتظام بھی غلہ منڈی قائد آباد کی ہی ایک دوکان میں تھا۔ عبادات گزارنے کے لئے آپ آجاتے لیکن امامت کے فرائض سے قدرے گریز کرتے یہ فرائض مولوی محمد دین ناز صاحب کے والد محترم ماسٹر احمد دین صاحب بجالاتے اور یوں جماعت احمدیہ قائد آباد میں ایک زندگی کی نئی روح پیدا ہوتی درس کا بھی انتظام ہوتا لیکن عبادت مغرب کے بعد اور جمعہ کی عبادت کے بعد احباب درس کتب بانی سلسلہ احمدیہ کا کرلیتے اور مولوی مبشر صاحب حسب توفیق ضروری ہدایات دیتے۔ مولوی صاحب اردو اور فارسی کے زبان کے مستند شاعر تھے۔ ان کے کلام میں واقع نگاری اور ادب لطیف کی جھلک نمایاں طور پر ہوتی خود مولانا جامی کے فارسی کلام سے زیادہ متاثر تھے اور گفتگو کے دوران مولوی صاحب مولانا موصوف کے اشعار بڑے خاص انداز میں پڑھتے اور ان کے تراجم سے بھی نوازتے۔ مولوی مبشر صاحب صاحب علم لوگوں کی مجلس میں بہت حظ محسوس کرتے تھے اور وہاں پر بعض علم دوست احباب جو غیر از جماعت بھی ہوتے تھے آپ سے تبادلہ خیالات کرتے تھے اور اس طرح اصلاح احوال کا پہلو بھی مہیا ہو جاتا۔ مولوی صاحب کے کھانے کا بندوبست غلبہ منڈی قائد آباد کے ایک ہوٹل میں تھا۔

مغرب کی عبادت گزارنے کے بعد مولوی مبشر صاحب کھانا کھانے کی غرض سے جب جانا چاہتے تو خاکسار ان کو کہتا کہ مولوی صاحب یہاں ہی رہیں جو گھر میں پکا ہے وہی کھالیں گے۔ مولوی صاحب میری اس پیشکش کو قبول کرلیتے اور یہ سلسلہ جاری رہا ایک بات بطور خاص میں تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ اس سارے عرصہ میں جو کم وبیش دو سال پر محیط رہا شام کا کھانا مولوی صاحب اکثر میرے ہاں ہی تناول فرماتے لیکن یہ کبھی نہ ہوا کہ ان کے کھانے کے لئے کوئی الگ تردد ہوتا یا کسی قسم کی تکلیف ہوتی جو کھانا میرے اپنے بال بچہ کے لئے تیار ہوتا اس میں ایسی برکت پڑ جاتی کہ وہی کھانا مولوی صاحب کے لئے بھی کافی ہو جاتا اگر کوئی بات دست غائب کی عمداً اس دنیا میں وجود رکھتی ہو تو میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی کی دو سال خدمت میں میں نے اس دست غائب کی کیفیت کو خود آزمایا اور اب اس پر پورا یقین ہے مولوی کو کراری چیزیں بہت پسند تھیں اور اس کا اہتمام کرلیتے تھے چائے بھی کڑک پینے کے عادی تھے۔ بہت ہی متوکل انسان تھے جن میں دنیوی رنگ کسی قسم کا نہ تھا۔ آپ کی جیب میں کبھی نقدی کی جھنکار نہ سنی اور کبھی آپ نے شکوہ احوال نہ کیا آپ ان دنیوی لذتوں اور خواہشات سے بہت دور تھے مجھے اکثر حیرت ہوتی تھی کہ آپ کس طرح زندگی گزار رہے ہیں آپ کے احوال واقعی سے اطمینان۔ اور راحت قلب محسوس ہوا کرتی تھی لباس آپ کا سادہ بلکہ درویشانہ ہوتا تھا کبھی کبھی سردیوں میں سیاہ رنگ کی اچکن اور قراقلی کی ٹوپی اور اچھی جوتی پہن کر ٹش نکلا کرتے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد اپنی اصلی حالت درویشی میں لوٹ آتے اور فرماتے کہ پر تکلف لباس سے تکلیف کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا کبھی تہ بند بھی باندھتے اور سردیوں میں گرم لوئی لپیٹ کر بہت سکون محسوس کرتے۔ ان کا اصل مقام فقیری اور درویشی تھا۔ دنیا دارانہ مسائل سے آپ کا کوئی تعلق نہ تھا۔ ایک روز ایک عجیب واقع پیش آیا۔ خاکسار مولوی صاحب کے ساتھ چائے پی رہا تھا کہ ایک نہایت ہی مکروہ اور قابل نفرت خیال میرے دل میں آیا اور میں نے دل ہی دل میں کہا کہ یہ "مولوی بھی سانوں چٹی اے" مولوی صاحب نے چائے پینا چھوڑ دی اور فرمانے لگے کہ کچھ لوگ دوسروں کو کوئی چیز پیش کرتے وقت یہ سوچتے ہیں کہ وہ بڑا کام کر رہے ہیں حالانکہ بڑا کام تو وہ شخص کر رہا ہے جو ان کی اس پیش کردہ چیز کو قبول کر رہا ہے۔ مجھے ندامت ہوئی اور ایک کھوکھلی مسکراہٹ سے میں نے اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کیا اور مولوی صاحب کی ذہنی صلاحیتوں کا قائل ہوا۔ آپ کو کسی کا تعارف سننے کی ضرورت نہ ہوتی تھی آپ لوگوں کی اشکال دیکھ کر ان کے جملہ کردار وعادات کا جائزہ صحیح رنگ میں پیش کرلیتے بہت ہی ذہین اور دور رس سوچ و فکر کے مالک تھے۔ دو سال کے بعد آپ کا تبادلہ جہلم شہر کے قریب کسی گاؤں میں ہو گیا اس گاؤں کا نام مجھے یاد نہیں آرہا اس گاؤں کا ایک عجیب واقع مولوی صاحب نے ڈاکٹر محمد احمد کی دوکان واقع رحمت بازار ربوہ میں سنایا کہ وہاں اس گاؤں میں ایک فقیر سائیں رہتا تھا جس سے ہر روز آتے جاتے مولوی صاحب سے ٹکرا ہو جاتا تھا وہ ہر وقت اللہ ہو اللہ ہو اونچی آواز میں کہتا تھا مولوی مبشر صاحب کہنے لگے کہ میرے دل میں اس فقیر سائیں سے ملنے یا بات چیت کرنے کا کبھی خیال نہ آیا بلکہ دوری کے خیالات غالب رہتے لیکن ایک روز میں نے اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پائی اور جب وہ فقیر سائیں سامنے آیا تو اس سے علیک سلیک ہوئی وہ دوری اور پرہیز کے خیالات کی بجائے مجھے اس فقیر کے متعلق اچھے خیالات آئے آمنے سامنے ہونے کے بعد اس مجذوب فقیر نے مجھے کہا مولوی صاحب آپ کیا کھائیں گے آپ جو کہیں میں حاضر کر سکتا ہوں اس کی اس پیشکش میں بڑی قوت تھی میں نے یونہی کہہ دیا کہ اگر یہ بات ہے تو آپ سیب دے دیں اسی پر فقیر سائیں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں بازو پر مارا اور ایک سیب ہاتھوں میں پکڑا اور مجھے دیا پھر دوسری مرتبہ اس نے یہی عمل دوہرایا اور ایک اور سیب اسی طرح حاصل کیا اور کہنے لگا کہ آؤ کھائیں۔ میں نے یہ سیب کھانا شروع کر دیا اور اس فقیر سائیں نے اپنا۔ یہ واقع مولوی مبشر صاحب نے بعض جہاں دیدہ اور عمر رسیدہ لوگوں کی مجلس میں ڈاکٹر محمد احمد صاحب کی دوکان پر بیان کیا سب لوگ اس واقعہ کو سننے کے بعد حیران ہو گئے صرف ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے یہ طرح لگائی کہ مولوی صاحب مزہ تو تب تھا کہ آپ اس فقیر سائیں کو یہ کہتے کہ اب جس طرح آپ یہ سیب حاصل کر سکے ہیں اس کو اسی طرح واپس اور غائب بھی کر دیں، مولوی صاحب نے جواب میں کہا کہ میں ایسا نہ کر سکا نہ کہہ سکا۔ مولوی صاحب اس گاؤں میں تھوڑا عرصہ گزار کر واپس مرکز میں کسی اہم فریضہ کی ادائیگی پر لگ گئے ان سے یہ پوچھنا کہ آپ کو کیا معاوضہ ملتا ہے بڑا ہی انوکھا سوال تھا کیونکہ وہ ان دنیوی سوالات کا جواب نہ رکھتے تھے اور ہر وقت ایک مستی کے عالم میں مستغرق رہتے تھے نہ فکر امروز ہوتا نہ فردا۔ دنیاوی رنگ ڈھنگ آپ کی فطرت ہی میں نہ تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس دنیا کی تمام نعما آپ کو حاصل ہیں۔ ایک حالت درویشی طاری رہتی۔ وہ نوائے سوختہ در گلو کی کسر نفسی کے قائل ہی نہ تھے اور نہ کسی پریدہ رنگ رمیدہ بو سے ان کا علاقہ ہوا مولانا جامی حافظ اور سعدی شیرازی کے فارسی اشعار کثرت سے ازبر تھے اور اکثر دوران گفتگو ان کو لہرا کر پڑھتے اور ان کے معانی بھی بتاتے۔ اکثر یہ شعر پڑھتے۔

مرا از شکستن چنیں عار ناید
کہ از دیگراں خواستن مومیائی

1963ء میں عاجز راقم نے فیکٹری ایریا ربوہ میں ایک چھوٹا سا مکان بنوایا اور اپریل 1964ء میں اپنے بچوں کو یہاں لایا اور مختلف درس گاہوں میں برائے حصول تعلیم داخل کرایا خود قائد آباد تھل میں ہی ملازمت کرتا رہا ان دنوں اتوار کی چھٹی ہوتی تھی اس لئے گھر آنا جانا رہتا اور مولوی صاحب سے ملاقات کا موقع ملتا رہتا اور ان کی دعاؤں کی ہر وقت ہی مانگ ہوتی مارچ 1965ء کو بڑے لڑکے اقتدار حسین کو بخار ٹائیفائیڈ ہو گیا ان دنوں وہ جماعت نہم کا طالب علم تھا۔ بخار اکیس دن رہا اور حالات بڑے ہی فکر مندی کے تھے مولوی صاحب سے اور دیگر بزرگوں سے دعائیں کرائی جاتی رہیں۔ مولوی صاحب کبھی یہ ہدایت کرتے کہ اقتدار حسین کا کوئی مستعمل کپڑا کسی حاجت مند کو دے دیں کبھی یہ کہ بکری کی سری بطور صدقہ دیں ان کی جملہ ہدایات پر عمل ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ بے کس وناقص انسان پر فضل عظیم فرمایا اور میرا بیمار لڑکا صحت یاب ہوا لیکن وہ جماعت نہم کا سالانہ امتحان نہ دے سکا مگر سکول کے مہربان اساتذہ نے اس کے سابقہ تعلیمی ریکارڈ کو دیکھ کر اس کو جماعت دہم میں ترقی دے دی یہ سب کچھ بزرگان سلسلہ کی مخلص دعاؤں اور مولوی مبشر احمد راجیکی کی مخصوص اور پر درد اور پر اثر دعاؤں کے ثمرات تھے وقت گزرتا گیا اور کئی سال بیت گئے 1982ء میں مولوی صاحب کی شادی ہوئی اور اس کے ثمرات کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے سے نوازا جو اس وقت پودہ پندرہ برس کا نوجوان ہے۔

انقلابات زمانہ ہمیشہ ہی رونما ہوتے رہتے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر ایم۔اے ابلاغیات

اپنی روشن تاریخ کی حفاظت

سال 1889ء سے ہماری ایک نئی تاریخ شروع ہوتی ہے۔جب جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آگیا۔ خوش قسمت ہیں ہم جن کو آغوش احمدیت میں جگہ ملی۔ یہاں سے ہم تاریخ کے ایک نئے دور میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اب تک اس کو ایک سو سال اور چند برس او گزرے ہیں۔

ابھی ہم اس مرحلے میں جہاں سے ہم اپنی تاریخ کو بآسانی زندہ رکھ سکتے ہیں۔ ہمیں بہت زیادہ دور نہیں جانا پڑے گا۔ بلکہ کسی کے والد' کسی کے دادا کسی کے پردادا یا نانا وغیرہ کے ذریعہ احمدیت ہمارے خاندانوں میں آئی ہوگی۔ آج اگر ہم محنت کر کے اپنی اس تاریخ کے نئے باب کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں گے تو یہ کام آسانی سے ہو جائے گا اور جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اور زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ان روایات کو بھی نقصان پہنچنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا جو سینہ بسینہ ہم یاد رکھتے ہیں' تب یہ کام مشکل ہوتا چلا جائے گا۔

زندہ قومیں اپنے ماضی کو یاد رکھتی ہیں اور اسلاف کی اقدار کی حفاظت میں تاریخ اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بعض ایسی نیک روایات ہوتی ہیں جن کا تعلق خاندان سے ہوتا ہے۔ اگر وہ خوبی باپ میں موجود ہے تو بیٹے اور پوتے میں آجاتی ہے لیکن اگر دوسری تیسری نسل میں وہ روایات زندہ ہی نہ رہیں۔ بزرگوں کے تذکرے اور ان کی تاریخ ماند پڑنی شروع ہو جائے تو لازمی نتیجہ یہ نکلے گا وہ روایات مفقود ہونا شروع ہو جائیں گی۔

ہم لوگ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے ایک اہم دور سے گزر رہے ہیں جب جماعت کا پھیلاؤ زمین کے کناروں تک ہوتا چلا جا رہا ہے۔ نئی اقوام آغوش احمدیت میں پناہ لے رہی ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ اپنے لئے بھی اور ان نئی اقوام کے لئے بھی تاریخ احمدیت کے روشن دور کو زندہ رکھا جائے۔ ابتدائی احمدیوں کے حالات و واقعات' ان کی قبولیت احمدیت کے واقعات۔ احمدیت سے ملنے والے فیضان اور اس راہ میں پیش آمدہ مشکلات کے تذکروں کو محفوظ رکھا جائے تاکہ آنے والی نسلیں ان حسین یادوں کو زندہ رکھ کے ازدیاد ایمان کا سامان پیدا کر سکیں۔

اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک روایت جو خاندان میں زبانی جاری ہوتی ہے وہ مختلف لوگوں کے بیان کرنے سے کمی بیشی کا شکار ہو کر ایک نیا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اور پھر عدم علم کی وجہ سے ان کا بیان مفقود ہونا شروع ہو جاتا ہے یا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کا تذکرہ نہیں کیا جاتا۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ ان نیک اور تاریخی روایات کو ضبط تحریر میں لایا جائے۔ اپنے بزرگوں کے تذکرے شائع کئے جائیں تاکہ ان کی روشن تاریخ محفوظ ہو جائے۔ جو بات تحریر میں آ جائے وہ ضائع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ تحقیق کے بعد جو تحریر لکھی جائے اس سے ان غلطیوں کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے جو عام طور پر روایات کے بارہ میں رائج ہوتی ہیں اور اس تحریر کے بعد روایات میں بگاڑ پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن محض سننے سنانے اور سینہ بسینہ بات آگے منتقل کرنے سے روایات میں کمی بیشی کا ہونا ایک فطری عمل ہے۔

اس تناظر میں روزنامہ الفضل ربوہ کے سلسلہ "ہمارا خاندان" کے بارہ میں بھی لکھنا چاہوں گا کہ اس سلسلہ کو شروع کر کے تاریخ کی حفاظت کی طرف ایک مثبت قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس سے کئی خاندانوں کی تاریخ' احمدیت کے حوالہ سے محفوظ ہو گئی۔ اس سے لوگوں کے اندر اپنے خاندان کی تاریخ پر غور کرنے کا احساس پیدا ہوا ہے اور اپنے روشن ماضی کو یاد کرنے کا موقع فراہم ہوا ہے۔

آج اگر ہم تاریخ احمدیت کے اس پہلو پر غور کریں اور اپنے خاندان کی تاریخ احمدیت کے حوالہ سے مرتب کرنی شروع کر دیں' اپنے بزرگوں اور اسلاف کے تذکرے محفوظ کر دیں تو یقیناً ہم آئندہ نسلوں کے لئے ایک عظیم ورثہ چھوڑ جائیں گے۔ جس پر وہ بجا طور پر فخر کریں گے کیونکہ ہماری پہچان احمدیت ہے اس پہچان کو زندہ رکھنا اور اس کو پھیلانا ہمارا فرض ہے۔

ہمارے موجودہ امام رابع متعدد بار تاریخ احمدیت کے حوالہ سے خاندان و تاریخ کی حفاظت کے بارہ میں تذکرہ فرما چکے ہیں۔ امسال مئی میں جب حضرت صاحب جرمنی کے دورہ پر تشریف لے گئے اور 18 مئی کی شام بیت الرشید ہمبرگ میں واقفین نو بچے بچیوں نے حضرت صاحب سے ملاقات کی تو حضرت صاحب نے بچوں سے مختلف سوالات کئے ان کے دادا وغیرہ کا نام پوچھا۔ بعض بچوں کو اپنے دادا کا نام تک نہ آتا تھا اور نہ یہ علم تھا کہ ان کے خاندان میں احمدیت کب آئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کو اپنے دادا تک کے نام کا بھی صحیح نہیں پتہ۔ اگر پتہ ہے تو ان کی احمدیت کا کچھ نہیں پتہ اب تم لوگ کیا یہ لے کر آگے بڑھو گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ

"میں کئی سال سے جماعت کو نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے اپنے خاندانوں کی تاریخ کو زندہ رکھیں اور اپنے خاندانوں کی تاریخ' احمدیت سے شروع کریں۔ وہ کب احمدی ہوئے پھر انہوں نے کیا کیا قربانیاں کیں' کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں۔ پھر اللہ نے ان پر کیا فضل فرمائے۔ یہ ساری سچی کہانیاں ہیں اور بڑی دلچسپ اور دردناک بھی ہیں۔ یہ ساری باتیں یاد رکھو گے تو زندہ رہو گے ورنہ مٹی میں مل جاؤ گے۔ اگلی نسلوں کو پتہ ہی کوئی نہیں ہوگا کہ کن کی نسلیں ہیں۔ کہاں کہاں سے آئے ہیں۔ ان کی کیا نیک روایات ہیں۔

.... خدا کا خوف کریں اور آپ نے احمدیت کا جو فیض پایا ہے' جن سے پایا ہے ان کی یادوں کو زندہ رکھیں۔ تب آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کیا تھے اور خدا نے کیا سے کیا بنا دیا"

(الفضل انٹرنیشنل لندن 7 تا 13 جون 1996 ص 9)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام کی خواہشات کے مطابق اپنے خاندانوں کی روشن اور نیک تاریخ کو زندہ رکھنے اور ان کے بابرکت تذکرے اگلی نسلوں میں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ 4

فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان فرمایا تو اس وقت خاکسار حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں بطور پریذیڈنٹ حلقہ جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق پا رہا تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے ہمراہ حلقہ کے قریباً ہر احمدی بھائی کے مکان پر جاتے اور آپ نہایت پیار سے ہر دوست کو اس کی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لینے کی تحریک فرماتے۔ آپ بہت دعا گو انسان تھے۔ امامت کے ساتھ انہیں عشق تھا۔

کئی اور رفقاء کی زیارت بھی نصیب ہوئی ہو گی لیکن ان کے اسماء گرامی یاد نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند کرے اور ہمیں اور ان کی اولادوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔

○☆○☆○☆○

بقیہ صفحہ 5

ہیں۔ اپریل 1984ء کو حضرت صاحب لندن تشریف لے گئے میں حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے اکثر خطوط لکھا کرتا تھا 1985 میں میں شدید بیمار ہوا اور اسی بیماری کے اثرات یہ ہوئے کہ میرا چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا۔ حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھا حضرت صاحب نے ایک ہومیو پیتھک دوا تجویز فرمائی جس کو استعمال کیا کچھ افاقہ ہوا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کی خدمت میں میں نے یاد ماضی کے سلسلہ میں ایک شعر مولوی مصلح الدین راجیکی کا لکھا حضرت صاحب نے اپنے جواب میں فرمایا کہ "بچپن میں ہم مولوی مصلح الدین راجیکی کے اشعار بڑے شوق سے پڑھا کرتے تھے اور یہ کہ اگر ان کا کلام کہیں یکجا طور پر مل جائے تو کیا ہی اچھا ہو" میں نے یہ خط پڑھا اور ایک مخلص دوست کو بلا کر یہ خط مولوی مبشر احمد صاحب کی خدمت میں بھیجا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آپ مجھے میرے مکان پر آ کر مل جائیں اور مولوی مصلح الدین صاحب کا جملہ کلام لائیں کہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔ میں خود تو چل پھر نہ سکتا تھا وہ مخلص دوست تھوڑی دیر کے بعد آیا اور کہنے لگا اب تو آپ لو (یعنی خاکسار) کو خود ہی مولوی مبشر احمد صاحب کے پاس جانا ہوگا وجہ یہ ہے کہ ابھی ابھی خبر آئی ہے ان کی وفات ہو چکی ہے۔ یہ خبر میرے لئے بڑی جانکاہ تھی۔ خاموش ہوا گزرے دنوں کی یادیں ابھریں آئیں اور چلی گئیں مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی اس عالم فنا سے عالم بقا کو روانہ ہو چکے تھے۔ بہت دکھ ہوا لیکن بجز صبر کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

حضرت صاحب کے مطالبہ کا ذکر چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایڈووکیٹ سے کیا اور وہ مولوی مصلح الدین صاحب کا مجموعہ کلام لے آئے جس کو عاجز راقم نے سید نعیم احمد شاہ صاحب شاہ میڈیکوز کو دیا جنہوں نے خوبصورت جلد بنوا کر حضرت صاحب کی خدمت میں جلسہ سالانہ منعقدہ لندن میں پیش کیا اور یوں حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کی۔ مکرم شاہ صاحب اس وقت ربوہ میں تھے اور اب لندن مقیم ہیں

عاجز راقم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی کے جنازہ اور تدفین میں وسائل کی کمی کے باعث شامل نہ ہو سکا لیکن کچھ عرصہ بعد جب ایک وسیلہ میسر آیا تو آپ کے مزار واقع بہشتی مقبرہ میں حاضری دی۔ ڈر تا رہا کہ کہیں آپ بزبان حال یہ نہ کہہ دیں۔

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر

بہت دیر تک مزار پر بیٹھا رہا اور دعائیں کرتا رہا آنسو ساتھ دیتے رہے اور مولوی صاحب کی بخشش کی دعائیں کرتا رہا اور بڑے ہی درد بھرے دل کے ساتھ واپس گھر لوٹا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے قدم قدم پہ دعائیں قدم قدم پہ جود

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو بلند درجات عطا فرمائے۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستانی وقت کے مطابق

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 6-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے (نیا)

1-00 طبی معاملات۔ ... مجیب الحق خان صاحب

1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ...-5 (دوبارہ)

2-30 ... سیکھئے

3-00 ملاقات۔ اردو دان دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت سیکھیں ازامام عطاء المجیب صاحب راشد سبق نمبر9

5-00 لقامع العرب (دوبارہ)

6-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی

6-30 متفرق پروگرام

7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے (دوبارہ)

8-00 فرنچ زبان سیکھئے (دوبارہ)

8-30 متفرق پروگرام

9-00 ملاقات۔ اردو دان دوستوں کے ساتھ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت سیکھیں۔ ازامام عطاء المجیب راشد صاحب

11-00 طبی معاملات ازڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب

11-30 متفرق پروگرام

12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-5 (دوبارہ)

1-00 لقامع العرب (دوبارہ)

2-00 بنگلہ پروگرام-اردوپروگرام

3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو کی کھیلیں-ربوہ

5-00 سوال کاوقت-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- جرمنی

6-00 (شام) بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے

7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ کینیڈا

8-00 لقامع العرب

9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر18 (نیا)

11-00 جرمن پروگرام-از ہدایت اللہ ہبش صاحب

اتوار 7-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-(نیا)

1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن

1.30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق از بی اے رفیق صاحب

2-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے (دوبارہ)

3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر21

3-30 حکایات شیریں نمبر10 (نیا)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر18 (دوبارہ)

5-00 لقامع العرب 96-7-3 (دوبارہ)

6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- کینیڈا ریجنل کونسلروان شہر

7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر7 (دوبارہ)

8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق21 دوبارہ

8-30 حکایات شیریں نمبر10 (دوبارہ)

9-00 بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر18 (دوبارہ)

11-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن

11.30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب

12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام - خطبہ 94-7-22

1-00 لقامع العرب 96-7-3 (دوبارہ)

2-00 بنگلہ پروگرام-اردوپروگرام

3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر7 (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 سوال کاوقت- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ساؤتھ فیلڈ سکول 96-4-13

6-00 ملاقات انگریزی دان دوستوں سے از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-7

7-00 اراؤنڈ دی گلوب-ڈاکومنٹری یوروٹنل

8-00 لقامع العرب 96-7-4 (نیا)

9-00 البانین پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- ازمکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن- سبق نمبر10

11-00 جرمن پروگرام (ا) کوئز شو لجنہ (اا) گفتگو

جمعرات 11-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر11 (نیا)

1-00 احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل-المائدہ

2-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر36 (دوبارہ)

3-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر7 (دوبارہ)

3-30 عربی پروگرام-قصیدہ، نظم

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر20 (دوبارہ)

5-00 لقامع العرب نمبر57 (دوبارہ)

6-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی (دوبارہ)

6-30 متفرق پروگرام

7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر11 (دوبارہ)

8-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر7 (دوبارہ)

8-30 عربی پروگرام-قصیدہ، نظم

9-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر36 (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر20 (دوبارہ)

11-00 احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل - المائدہ (دوبارہ)

12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام- خطبہ 95-9-1

1-00 لقامع العرب نمبر57 (دوبارہ)

2-00 اردوپروگرام سیرۃ حضرت بانی سلسلہ -از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد- درمکنون-حصہ سوم

3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانی سیکھئے- سبق نمبر11 (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- مشاعرہ از ناصرات الاحمدیہ

5-00 چینی پروگرام- مطالعہ کتب- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ

6-00 (شام) نیچرل کیور-ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر37

7-00 کوئز پروگرام

7-30 ہوائیں تیرے فضلوں کامنادی

8-00 لقامع العرب نمبر58 (نیا)

9-00 بوسنین پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھئے از امام عطاء المجیب راشد نمبر12

11-00 جرمن پروگرام - سپورٹس اور دیگر پروگرام

جمعہ 12- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر12 (نیا)

1-00 احمدیہ ٹی وی تفریحی پروگرام-مشاعرہ از عبیدہ اللہ علیم صاحب

2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر37

3-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر

3-30 متفرق پروگرام

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں -از امام عطاء المجیب صاحب راشد سبق نمبر12

5-00 لقامع العرب نمبر58 (دوبارہ)

6-00 کوئز پروگرام

6-30 ہوائیں تیرے فضلوں کامنادی (دوبارہ)

7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر12 (دوبارہ)

8-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر26 (دوبارہ)

8-30 متفرق پروگرام

9-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر37 (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھئے -از امام عطاء المجیب راشد صاحب نمبر12

11-00 احمدیہ ٹی وی تفریحی پروگرام-مشاعرہ از عبیدہ اللہ علیم صاحب

12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام-خطبہ 94-7-3

1-00 لقامع العرب نمبر58 (دوبارہ)

2-00 بنگلہ پروگرام-اردوپروگرام

3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے نمبر12 (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 درود شریف اور نظم

5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لائیو 96-7-12

6-15 متفرق پروگرام

7-00 اردو دان دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات 96-7-12

8-00 لقامع العرب - ریکارڈنگ 96-7-9 (نیا)

9-00 ترکی زبان میں پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر - ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر21

11-00 جرمن پروگرام

ضروری اعلان

ایمرجنسی ٹیلی فون نمبر 212800

دفتر صدر عمومی ربوہ ٹیلیفون نمبر 212700

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 4- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے سات رکنی فل بنچ کے روبرو ججوں کی تقرری کے بارے میں حکومت کی طرف سے دائر کردہ نظرثانی کی درخواست پر سرکاری وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے اپنے دلائل جاری رکھتے ہوئے سپریم کورٹ سے استدعا کی ہے کہ وہ آٹھویں ترمیم کو ختم کر کے قوم پر احسان کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عدالت نے اپنے فیصلہ میں آرٹیکل 203 سی کو مارشل لاء کی پیداوار قرار دے کر اس پر آرٹیکل نمبر 209 کو ترجیح دی ہے تو اسی اصول کو مدنظر رکھ کر عدالت پوری آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کا حکم جاری کرے۔ کیونکہ یہ ترمیم مارشل لاء کی پیداوار ہے۔ چیف جسٹس نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا اگر کسی اور کیس میں اس طرح کی بات سامنے آئی تو ہم اس کا بھی جائزہ لیں گے۔ سرکاری وکیل نے کہا اس بارے میں آٹھ سال سے درخواستیں زیر سماعت ہیں۔ عدالت ان کی سماعت شروع کر کے کوئی فیصلہ دے۔ یہ عدالت کی طرف سے قوم پر بڑا احسان ہوگا۔ فاضل وکیل نے اپنے دلائل میں کہا کہ اگر سینیارٹی کا اصول ہائی کورٹ میں پر لاگو کیا گیا ہے تو اسے سپریم کورٹ میں بھی لاگو کیا جائے یا سرے سے ہی ختم کر دیا جائے۔ اسی طرح اگر قائم مقام چیف جسٹس کی سفارش ججوں کو مستقل کرنے کے لئے کافی نہیں تو 1973ء کے بعد سے اس طرح سے مستقل کئے جانے والے تمام ججوں کو فارغ کر دیا جائے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے ججوں کی تقرری کے بارے میں فیصلہ کے خلاف نظرثانی کی اپیل کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ عدلیہ کی طرف سے آئین کی تشریح حرف آخر ہے۔ انہوں نے اس فیصلے سے ایک روز قبل مستقل کئے جانے والے ججوں کے بارے میں تحریری طور پر ریکارڈ طلب کر لیا۔ ایک متاثرہ خاتون جج مس جسٹس طلعت یعقوب نے بھی اس کیس میں فریق بننے کی درخواست کر دی ہے۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ چیف جسٹس بھی غلطی کر سکتا ہے۔ مگر وہ کسی کے سامنے جواب دہ نہیں۔ جبکہ ملک کا وزیر اعظم سخت ترین تنقید کا نشانہ بنتا ہے انہوں نے کہا کہ عدلیہ انتظامیہ پر برتری چاہ رہی ہے۔

○ حال ہی میں سپریم کورٹ سے ریٹائر ہونے والے جج مسٹر جسٹس سعد سعود جان نے کہا ہے کہ ججوں کے کیس میں سینیارٹی کا اصول خود پر بھی لاگو کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بطور قائم مقام چیف جسٹس حکومت کے ساتھ اعلیٰ عدلیہ میں سیاسی تقرریوں پر اختلاف کے بعد مجھے فارغ کر دیا گیا۔ جسٹس سجاد علی شاہ کے چیف جسٹس بننے کے بعد یہ تقرریاں دوبارہ ہو گئیں۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس بننے کے لئے "ریٹ ریس" (چوہا دوڑ) ہوتی ہے سیاسی اثر والا جیت جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کے بیان دینے کی مثال پہلے نہیں ملتی۔

○ جماعت اسلامی نے ملک بھر میں سرکاری دفاتر کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھنے اور احتجاجی جلوس نکالنے کا مظاہرہ کیا۔ مسلم لیگ (ن) کے ساتھ اشتراک اور مخالفت جاری رہی۔ مسلم لیگ (ن) کے بعض جلوسوں نے یہ کہہ کر اپنا راستہ الگ کر لیا کہ جس جلوس میں نواز شریف زندہ باد کا نعرہ لگانے کی اجازت نہ ہو ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر کے سامنے دھرنوں میں حکومت پر سخت تنقید کی گئی۔ کئی اضلاع میں ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر کو تالے لگا دیئے گئے۔ تاہم کسی شہر میں پولیس کے ساتھ تصادم نہ ہوا۔

○ بھارتی حکومت نے پاکستان کے ارکان پارلیمنٹ کو دورہ بھارت کی دعوت دی ہے۔ بھارتی حکومت نے مذاکرات کے لئے [illegible] بہتر بنانے کی غرض سے ویزے کی پابندیاں بھی نرم کر دیں۔ بھارتی وزیر خارجہ پاکستان کا دورہ کریں گے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ کشیدگی بڑھنے کا خطرہ ہے۔ سیاسی صورت حال تسلی بخش ہے۔ سب کو آزادی رائے حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے امریکہ کو قائل کر لیا ہے کہ ہمیں یکطرفہ طور پر ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کے لئے کہنا انصاف نہیں ہے۔

○ بورے والا میں نامعلوم افراد نے فائر کر کے ایک شیعہ رہنما اور ایک کم سن راہ گیر کو ہلاک کر دیا۔ مقتول پیپلز پارٹی کے رہنما بھی تھے۔ تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ ملک میں لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ وہاڑی بورے والا بار کے وکلاء نے اس قتل کے خلاف ہڑتال کر دی۔

○ آزاد کشمیر پیپلز پارٹی کے سربراہ بیرسٹر سلطان محمود نے کہا ہے کہ سردار قیوم دھاندلی کا شور مچا کر احتساب سے بچنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ زکوۃ فنڈ کے 6 کروڑ روپے مسلم کانفرنس کی انتخابی مہم پر خرچ کئے گئے۔

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں میں جماعت اسلامی کے دھرنا پروگرام کے موقع پر قاضی حسین اور نواز شریف کے حامیوں میں گرماگرمی ہو گئی۔ مسلم لیگ (ن) کے حمزہ نے جماعت اسلامی کو پیپلز پارٹی کا محسن کہا تو جماعت کے کارکنوں نے احتجاج شروع کر دیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے ہدایت جاری کی ہے کہ نواز شریف کے بیٹے حسین نواز کو گرفتار نہ کیا جائے۔

الیکٹرو ہومیوپیتھک
داخلہ شروع
ایک سالہ کورس F.M.E.H
میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے باعزت روزگار کا سنہری موقعہ
طریقہ تدریس بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (بذریعہ خط و کتابت)
تفصیلی معلومات کیلئے منی آرڈر بھیج کر پراسپیکٹس منگوائیں
پرنسپل- النور الیکٹرو ہومیوپیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ)
041-713567

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264624
فیکس: 0431-219066

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن، (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/-
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508

حافظہ بہتر بنایئے
BRAIN TONIC Rs 20/- یادداشت کی عمومی کمزوری کمی حافظہ کیلئے ٹانک ہے
CONCENTRATION CURE Rs 20/- انتشار توجہ، پڑھائی یا کام میں توجہ نہ رہنا
MEMORY CURE Rs 20/- یادداشت (حافظہ) کی پرانی کمزوری۔ ساتھ برین ٹانک استعمال کرنے سے مفید نتائج سامنے آتے ہیں۔ اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے طلب کریں یا بذریعہ ڈاک منگوائیں۔ لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 3/- کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون آفس: 771، سیلز: 211283، فیکس: 212299

کاروباری حضرات کے استفادہ کے لئے
دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ خاکسار نے عرصہ ۳۰ سال بحیثیت چیف اکاؤنٹنٹ، فنانس منیجر، کمپنی سیکرٹری اور ڈائریکٹر فنانس نیشنل، ملٹی نیشنل اور گورنمنٹ کارپوریشن اندرون اور بیرون پاکستان میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی پریکٹس کراچی میں شروع کی ہوئی ہے۔ جو احباب سیلز ٹیکس، انکم ٹیکس، سسٹم آڈٹ اور اکاؤنٹس، انٹرنل کنٹرول لمیٹڈ کمپنی کی تشکیل، سی بی آر، سی ایل اے اور بنکوں سے فنانس کے سلسلہ میں مشورہ لینا چاہیں وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ جولائی کے پہلے ہفتہ میں ٹویوٹا فیصل آباد موٹرز ویسٹ کنال روڈ فیصل آباد میں سسٹم آڈٹ اور سٹاک ٹیکنگ وغیرہ کے سلسلہ میں قیام ہوگا جہاں سے ٹیلیفون نمبرز ۱۹۹۰۲، ۱۲۰۰۲۶۷ - ۴۱۱۱ پر لاہور اور راولپنڈی جانے کا پروگرام معلوم کیا جا سکتا ہے
محمود اے بھٹی بی اے، ایل ایل بی، چارٹرڈ سیکرٹری (لندن)
۲۰۲، الصفاف چیمبرز، ایم۔ اے جناح روڈ (لائٹ ہاؤس ایریا) کراچی
ٹیلیفون نمبر دفتر ۲۲۴۵۲ ۷۷، گھر ۵۲۷۱۵۱، فیکس ۵۸۹۴۱۷۹

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے، ۶۰ گرام ۹۰ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534